

سوال

نماز توبہ کیسے ادا کی جاتی ہے، اور اس کی کتنی رکعات ہیں، اور کیا یہ عصر کے بعد ادا کی جا سکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اس امت پر رحمت ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھلارکھا ہے، اور یہ توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک روح زخرے تک نہ پہنچ جائے، یا پھر سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو جائے۔

اسی طرح اس امت پر اللہ تعالیٰ کی یہ بھی رحمت ہے کہ اس نے ان کے لیے سب افضل ترین عبادات مشروع کی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے اللہ کے لیے وسید بناتا ہے، اور ابھی توبہ کی قبولیت کی امید رکھتا ہے جو کہ نماز توبہ ہے، اور ذیل میں اس کے متعلقہ چند ایک مسائل پیش کیے جاتے ہیں:

1- نماز توبہ کی مشروعیت:

نماز توبہ کی مشروعیت پر اہل علم کا اجماع ہے۔

ابوداود رحمہ اللہ نے سنن ابو داود میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"جو کوئی بندہ بھی کوئی گناہ کرے اور پھر اچھی طرح وضو کر کے دور کعت نماز ادا کرے، اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بخشش دیتا ہے، پھر بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

۱۔ اور جب ان سے کوئی فرش کام ہو جائے نیا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر، اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ کے سو اکون گناہوں کو بخشش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اصرار نہیں کرتے۔

سنن ابو داود حدیث نمبر (1521) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح ابو داود میں صحیح کہا ہے۔

اور مسند احمد میں ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"جو شخص اچھی طرح پورا وضو کر کے پھر دو یا چار رکعت (راوی کو شک ہے) اچھی طرح خشوع و خضوع اور اللہ کے ذکر سے ادا کرتا اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخشش دیتا ہے"

مسند احمد کے محققین کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (3398) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2- نماز توبہ کا سبب:

نماز توبہ کا سبب مسلمان شخص کا معصیت و نافرمانی کا مرتكب ہونا ہے، چاہے گناہ کمیرہ ہو یا صغیرہ، تو اس سے اسے فوراً توبہ کرنی چاہیے، اور اس کے لیے یہ دور کعت ادا کرنی مندوب ہیں، اور پھر اسے توبہ کے وقت اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی اچھا اور نیک عمل کرنا چاہیے، اور ان اعمال صاحبہ میں سب سے زیادہ افضل نماز ہے، تو اس نماز کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا وسیلہ بنانا کریمہ امید رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیگا، اور اس کے گناہ بخشن دے گا۔

### 3- نماز توبہ کا وقت :

مسلمان شخص جب کسی گناہ سے توبہ کرنے کا عزم کر لے تو اس وقت نماز توبہ ادا کر کے توبہ کرنی چاہیے، اور یہ اس گناہ کے فوراً بعد ہو یا دیر کے ساتھ اس میں کوئی فرق نہیں، بخشنگار شخص پر واجب ہوتا ہے کہ وہ توبہ کرنے میں جلدی کرے، لیکن اگر وہ توبہ میں تاخیر کرتا ہے، یا پھر یہ کہے کہ توبہ کر لونگا، اور بعد میں توبہ کرنی تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے، کیونکہ توبہ اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک درج ذیل امور میں سے کوئی ایک چیز نہ ہو جائے :

1- جب روح نزخرہ تک پہنچ جائے یعنی نزخرہ بجئے لگے تو توبہ قبول نہیں ہوتی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقیناً اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اسکا نزخرہ بجئے شروع ہو"

علامہ البانی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (3537) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

2- جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے تو توبہ قبول نہیں ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہونے سے قبل توبہ کر لی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2703)۔

اور یہ نماز ہر وقت ادا کرنی مشروع ہے، اس میں ممنوعہ اوقات (مثلاً نماز عصر کے بعد) بھی شامل ہیں، کیونکہ یہ نمازان نمازوں میں شامل ہوتی ہے جو کسی سبب کی بنا پر ادا کی جاتی ہے، تو اس کے سبب کے وجود کی بنا پر نماز ادا کرنی مشروع ہوگی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کستہ میں :

"اسباب والی نمازوں کو اگر ممنوعہ وقت سے مونخر کیا گیا تو وہ فوت ہو جائیگی، یعنی رہ جائیگی، مثلاً: سجده تلاوت، اور تحریۃ المسجد سورج گرہن کی نماز، اور رکعتیں، جیسا کہ بالا رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، اور اسی طرح نماز استغارہ اگر کسی شخص کو استغارہ کی ضرورت ہو اور اسے مونخر کیا جائے تو وہ رہ جائیگا، اور اسی طرح نماز توبہ، توجہ گناہ کرے تو اس پر فوراً توبہ کرنا واجب ہے، اور اس کے لیے مندوب ہے کہ وہ دور کعت ادا کر کے توبہ کرے، جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں آیا ہے "انتہی۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (215/23)۔

4- نماز توبہ دور کعت ہیں، جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں آیا ہے۔

اور توبہ کرنے والے کے لیے اکلیے اور خلوت میں نماز توبہ ادا کرنا مشرع ہے، کیونکہ یہ ان نوافل میں سے ہے جن کی جماعت مشرع نہیں، اور اس کے بعد اس کے لیے استغفار کرنا مندوب ہے، اس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ کی حدیث سے ثابت ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان رکعتوں میں کوئی مخصوص سورتیں پڑھنا اور مخصوص اذکار ثابت نہیں، اس لیے وہ جو چاہے قرأت کر سکتا ہے۔

اور نماز توبہ کے ساتھ توبہ کرنے والے کے لیے مسحت ہے کہ وہ نیک اور صالحہ اعمال کرے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُور ہاں یقیناً میں انہیں بخشن دینے والا ہوں جو توبہ کریں اور نیک عمل کریں، اور راہ راست پر بھی رہیں﴾۔ ط(82)۔

اور توبہ کرنے والے کے لیے نیک اور صالحہ اعمال میں سب سے افضل عمل صدقہ ہے، کیونکہ صدقہ گناہوں کو مٹانے والے اسباب میں سب سے بڑا اور عظیم عمل ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اگر تم صدقہ و خیرات ناہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے، اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے د تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخشن دے گا﴾۔ البقرۃ (271)۔

اور کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی تو وہ کہنے لگے:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری توبہ میں شامل ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کر دوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے“

تو وہ کہنے لگے: میں اپنا نیکرہ والا حصہ روک لیتا ہوں“

متفق علیہ:

تو خلاصہ یہ ہوا کہ:

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز توبہ ثابت ہے۔

2- یہ نماز مسلمان کے لیے مشرع ہے جب بھی وہ کوئی گناہ کرے اور اس سے توبہ کرنے لیے نماز توبہ ادا کرے، چاہے گناہ کبیر ہو یا صغیر ہو اور چاہے گناہ کے فوراً بعد توبہ ہو یا کچھ مدت گزرنے کے بعد۔

3- نماز توبہ ہر وقت ادا کی جاسکتی ہے، اس میں ممنوعہ اوقات بھی شامل ہیں۔

4- توبہ کرنے والے کے لیے نماز توبہ کے ساتھ ساتھ اللہ کے قرب والے دوسرے اعمال بھی کرنے مسحت بھی ہیں، مثلاً صدقہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔